انجمن ترقی اردو

حیدرآباد

اُردو کا مستقبل

ہند کی دستوری اسمبلی نے جب سے یہ رزولیوشن پاس کیا ہے کہ ہندی پبلک کی سرکاری زبان ہندی ہوگی اور وہ دیوناگری رسم خط میں لکھی جائیگی اس دن سے اردو زبان کا پرچار کرنے والوں میں ایک طرح کی مایوسی پھیل گئی ہے۔ ہمارے خیال میں یہ مایوسی صحیح نہیں ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ انڈین نیشنل کانگرس کی مانی ہوئی قدیم پالیسی کے لحاظ سے آزاد ہند کی قومی زبان ہندستانی ہونی چاہیئے تھی اور اُسے دیوناگری اور اُردو دونوں طرح سے لکھا جانا چاہیئے تھا۔ یہی وہ فیصلہ تھا جسکو سبھوں نے مان لیا تھا اور جس سے خود مہاتما گاندھی کو پورا اتفاق تھا۔ لیکن دستوری اسمبلی نے اسے نہیں مانا اور خود گاندھی جی کے سچے پیرؤوں کو حالات سے مجبور ہو کر اسمبلی کے اندر اپنے پرانے عقیدے کے خلاف ووٹ دینا پڑا۔ ان حالات کا ذکر اب بے سود ہے۔

یہاں جو بات ہم خاص طور پر بتانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ دستوری اسمبلی کے

اس فیصلے سے یہ نتیجہ نکالنا کہ اب ہندوستان میں اردو کا کوئی مستقبل نہیں ہے غلط ہے۔ اردو اب بھی ہندوستان کی اہم زبانوں میں سے ایک ہے اور اسکی یہ حیثیت خود دستور کے اندر تسلیم کر لی گئی ہے۔ دوسرے یہ کہ ہندی کے بارے میں صاف طور پر یہ بتایا گیا ہے کہ وہ ایک ایسی زبان ہوگی جو بھارت کی تمام زبانوں سے آسان اور موزوں لفظ لیتے ہوئے آگے بڑھے گی اور جو لفظ عام استعمال میں آگئے ہیں انہیں محض اس وجہ سے نہیں نکالا جائے گا کہ وہ غیر ملکی زبانوں سے آئے ہیں۔

اسی طرح اردو والوں کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ اپنی زبان کو آسان سے آسان بنانے کی کوشش کریں۔ ملک کی نئی اور پرانی زبانوں سے جتنے ایسے لفظ ل سکیں جو اردو کے مزاج کو دیکھتے ہوئے انہیں اپنائے جا سکتے ہیں انہیں اپنائیں۔ دنیا کی ترقی یافتہ زبانوں سے جنا خاص کر سائنس، ٹیکنالوجی اور نئے نئے علوم و فنون سے متعلق جتنے لفظ آسانی کے ساتھ لئے جا سکتے ہیں انہیں لیں اور اس طرح اردو زبان کو زیادہ سے زیادہ جاندار وسیع اور ترقی پذیر بنائیں۔ یہی وہ راستہ ہے جس پر چل کر اردو والے اور ہندی والے ساری بھارت کے لئے ایک عام زبان پیدا کرنے کی آرزو کے پورا ہونے میں، جو ہر ہندوستانی کے دل میں موجود ہے مدد

دے سکتے ہیں۔

جہاں تک کہ رسم خط کا تعلق ہے یہاں بھی ہمیں سمجھداری سے کام لینا چاہیئے۔ رسم خط اصل میں زبان کا لباس ہے۔ جب ہمارا ارادہ یہ ہے کہ اردو زبان کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہونچائیں تو اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیئے جو لباس بھی پہنانا ضروری ہو وہ اسے پہنائیں زیادہ سے زیادہ تعداد تک پہنچنے کا یہی کارگر ذریعہ ہے۔

مختصر یہ کہ اردو زبان کے مستقبل سے مایوس ہونے کی ہمیں کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ سر تیج بہادر سپرو نے فرمایا تھا" اردو زبان ہندو مسلمان دونوں کو اپنے آباد اجداد سے ایک مشترکہ مقدس ترکہ کی حیثیت سے ملی ہے جو قطعاً ناقابل تقسیم ہے" ظاہر ہے کہ ایسے قابل قدر ترکہ کو مٹنے نہیں دیا جا سکتا۔ بعض لوگوں کا یہ خیال کہ حکومت اردو کی مخالف ہے سراسر غلط ہے۔ ابھی تک عام پبلک کو شاید یہ معلوم نہیں ہے کہ حکومت ہند نے انجمن ترقی اردو (ہند) دہلی کے لیئے سالانہ چالیس ہزار روپیہ کی گرانٹ منظور کی ہے اس کے نئے صدر ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب (وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علیگڈھ) مقرر ہوئے ہیں جو اپنی تعلیمی سرگرمیوں کی وجہ سے کل ہند شہرت کے مالک ہیں اور اس کے نئے معتمد قاضی عبدالغفار صاحب ہیں جو ملک کے

مشہور اخبار نویس اور نامور انشا پرداز ہیں۔

اس مرکزی انجمن کی ایک شاخ حیدرآباد میں بھی قائم ہے اور یہ بیان اسی شاخ کی طرف سے جس کا نام انجمن ترقی اردو حیدرآباد ہے شایع کیا جا رہا ہے۔ جس ڈھنگ پر اردو کی اشاعت ہونی چاہیئے اس کا خاکہ مرکزی انجمن کے مشورے سے اور مقامی حالات کو سامنے رکھتے ہوئے بنایا جا رہا ہے۔ اب ضرورت ہے پکّے ارادے اور جوشِ عمل کی۔ اگر اردو کے پریمیوں میں سے ہر ایک کسی نہ کسی طرح اس زبان کی خدمت کرنے کا ارادہ کر لے تو کوئی وجہ نہیں کہ اردو جس ادبی اور لسانی درجے پر پہونچ گئی ہے اس کو ہم قائم نہ رکھ سکیں اور آئندہ ترقی نہ دے سکیں۔

مقامی انجمن کی رکنیت کا چندہ صرف بارہ روپیہ سالانہ ہے۔ جو صاحبین سو روپیہ یکمشت عنایت فرمائیں وہ اس کے دوامی رکن ہوتے ہیں اور جو پانچسو روپیہ یکمشت عطا فرمائیں وہ اس کے سرپرست کہلاتے ہیں۔

انجمن کے کاروبار سے متعلق تفصیلی کیفیت دفتر انجمن ترقی اردو حیدرآباد واقع مکان حبیب الرحمٰن صاحب حمایت نگر

ٹیلیفون نمبر (۵۱۱۰) سے معلوم کی جا سکتی ہے۔

(مجلس عاملہ کی طرف سے)

انتخاب پریس
نظام شاہی روڈ حیدرآباد دکن